محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

نگران اعلیٰ: حافظ ضیاء اللہ رؤف

ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

ماہنامہ مجلّہ المحمدیہ حاصل پور

قرآن وسنّت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

بانی

حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ

مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ

حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

ربیع الاول 1435ھ

جنوری 2015ء

شمارہ نمبر 09

- پہچان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
- ناحق قتل حرام ہے
- دوستی کے آداب
- عورت کا پردہ کیسا ہو؟
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھا اخلاق
- کسی ضرورت مند کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھائیں

ناشر

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

0301-6131916 - 0313-2501221

رازق صرف اللہ ہے.!

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

'' اور جو کوئی تقوی اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے (رنج وغم سے) خلاصی (کی صورت) پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو'' (الطلاق :۳)

ایک غلام تھا، ایک دن وہ کام پر نہ گیا تو اس کے مالک نے سوچا کہ مجھے اس کی تنخواہ میں کچھ اضافہ کر دینا چاہیے تا کہ وہ اور دل جمعی سے کام کرے اور غائب نہ ہو۔ اگلے دن مالک نے اس کی تنخواہ سے زیادہ پیسے اسے دیے جو اس نے خاموشی سے رکھ لیے۔۔ لیکن کچھ دن بعد وہ دوبارہ غیر حاضر ہوا تو اس کے مالک نے غصے میں آ کر اس کی تنخواہ میں کیا گیا اضافہ ختم کر دیا اور اس کو پہلے والی تنخواہ ہی دی، غلام نے اب بھی خاموشی اختیار کی تو مالک نے کہا۔ جب میں نے اضافہ کیا تو تم خاموش رہے اور جب کمی کی تو پھر بھی خاموش ہو کیوں۔؟ تب غلام نے جواب دیا جب میں پہلے دن غیر حاضر تھا تو وجہ بچے کی پیدائش تھی اور آپ کی طرف سے تنخواہ میں اضافہ کو میں نے وہ رزق خیال کیا جو وہ اپنے ساتھ لے کر آیا اور جب میں دوسری مرتبہ غیر حاضر تھا تو اس کی وجہ میری ماں کی وفات تھی اور آپ کی طرف سے تنخواہ میں کمی کو میں نے وہ رزق خیال کیا جو وہ اپنے ساتھ واپس لے گئی، پھر میں اس رزق کی خاطر کیوں پریشان ہوں جس کا ذمہ اللہ نے اٹھایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ''اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح روزی دے جیسے وہ پرندوں کو روزی دیتا ہے وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر لوٹتے ہیں'' [ترمذی الزھد (۲۳٤٤)]

پلے رزق نہ بن دے پنچھی تے درویش
جنہاں تقوی رب تے انہاں رزق ہمیش

سرپرست

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور

جلد نمبر 1

نگران اعلیٰ
مفتی جناب
حافظ رضاء اللہ رؤف
(گوجرانوالہ)

چیف ایگزیکٹو	شمارہ نمبر 9	چیف ایڈیٹر
میاں شعیب انجم	ربیع الاول 1435ھ جنوری 2015ء	مجیب الرحمٰن سیاف

سب ایڈیٹر	لیگل ایڈوائزر	معاون ایڈیٹر
عبدالشکور فائق	توقیر احمد گل (ایڈووکیٹ ہائی کوٹ)	زاہد محمود ندیم، قاری عثمان فاروقی

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
حافظ ادریس ضیاء حفظہ اللہ (وھاڑی)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (کاگومنڈی)

خط وکتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون

ماہانہ ..... 20 روپے
سالانہ ..... 240 روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلّہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن مینیجر

زبیر الرحمن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

نوٹ
مجلّہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن مینیجر کے نمبر پر کال کیجیے۔
ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

خصوصی نمائندہ حاصل پور

محمد عمران حاصل پوری
0321-7592205
0306-8917086

آئینہ مضامین

درس قرآن	ناحق قتل حرام ہے	زبیر الرحمٰن حاصل پوری	3
درس حدیث	دوستی کے آداب	مجیب الرحمٰن سیاف	7
فقہ وفتاویٰ	اَحکام مسائل	الشیخ عبداللطیف	9
سیرت النبی ﷺ	پہچان پیغمبر ﷺ	محمد عظیم حاصل پوری	12
اخلاق النبی ﷺ	رسول اللہ ﷺ کا اچھا اخلاق	حماد الدین	28
آداب	کسی ضرورت مند کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھائیں	محمد یحییٰ طاہر	31
تراشے	سنہری SMS	میاں شہباز شاکر	32

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 — گوجرانوالہ: رانا ثناء احمد 0302-8649227 — گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 — گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 — رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 — وزیر آباد: اسامہ اشرف 03066284139 — ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 — چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 — میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 — وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 — ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 — فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 03007435242 — 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی 03369752963 — مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 — میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 0302-6256749

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

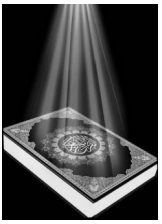

ناحق قتل حرام ہے

زبیر الرحمن حاصل پوری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَن قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً﴾

''جس شخص نے کسی دوسرے کو جان کے بدلے کے علاوہ یا زمین میں فساد برپا کرنے کی غرض سے قتل کیا تو اس نے گویا سب لوگوں کو مار ڈالا۔ اور جس نے کسی کو (قتل ناحق) سے بچالیا تو وہ گویا سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوا۔'' (المائدۃ:۳۲)

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ایک بہت بڑی نعمت امن وامان ہے۔ بات کریں معاشرے کی۔ اگر معاشرہ پُر امن ہو۔ تو اس میں بسنے والے لوگ بڑے آرام وسکوں اور اطمینان سے زندگی بسر کرتے ہیں، ہر کوئی پیار ومحبت کو ہی جانتا ہے۔ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، مالدار ہو یا فقیر سب خوشحالی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کسی کو کوئی خوف وہراس نہیں ہوتا۔ ہر کسی کی جان، مال عزت وآبرو محفوظ ہوتی ہے۔ اپنے عزیز واقارب کے بارے میں بے فکر ہوتا ہے۔ اور اس کے برعکس جس معاشرے میں امن واماں نہ ہو۔

زندگی بے آرام اور غیر مطمئن سی گزرتی ہے، ہر کوئی الفت ومحبت سے نا آشنا ہوتا ہے، ہر عمر وجنس کا فرد بے راہ روی کے شکار ہوتا ہے۔ اور خوف وہراس کی فضا ایسی ہوتی ہے کہ جان، مال اور عزت کسی بھی وقت مجروح ہوسکتی ہے۔ جو معاشرہ بدامنی کا شکار ہوتا ہے اس میں انتشار، فساد اور لاقانونیت عام ہوتی ہے۔ اور لوگ اپنے فرائض سے بہت دور ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا مکہ مکرمہ کو امن کی جگہ بنا۔

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَـٰذَا بَلَداً آمِناً وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ (البقرة:١٢٦)

''اور جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ ''اے میرے رب! اس جگہ کو امن کا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں انہیں پھل عطا فرما۔''

پھر اللہ نے کفارِ مکہ کو اپنا یہ احسان یاد دلاتے اور دعوتِ فکر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَماً آمِناً وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ﴾ (العنکبوت:٦٧)

''کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو پُر امن بنایا جبکہ اس کے اردگرد کے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل کو مانتے اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔''

آج ہم جائزہ لیں، اپنے ملک پاکستان کا۔۔۔ ہمارے ملک کے لوگ جل رہے ہیں۔۔۔ افق کا چہرہ لہو میں تر ہے زمیں جنازہ بنی ہوئی ہے۔

جبکہ ایک مومن بندہ قرآن کو سمجھتا ہے تو سمجھ یہ آتی ہے۔

﴿مَن قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً﴾

''جس شخص نے کسی دوسرے کو جان کے بدلے کے علاوہ یا زمین میں فساد برپا کرنے کی غرض سے قتل کیا تو اس نے گویا سب لوگوں کو مار ڈالا۔ اور جس نے کسی کو (قتل ناحق) سے بچا لیا تو وہ گویا سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوا۔'' (المائدہ:٣٢)

لیکن بدقسمتی سے ہماری اس پاک سرزمین کو یومیہ سینکڑوں افراد (جن میں مرد، عورت حتی کہ معصوم بچوں) کے خون سے رنگا جا رہا ہے۔

مکتب بھی بنے مقتل میرے وطن کے، اب ڈگری شہادت کی ملتی ہے ہر طرف بکھرے ہیں جگر گوشوں کے ٹکڑے ہر طرف، کھوئے ہوئے بیٹے ''ماں'' ڈھونڈے کہاں سے۔

اتنا غم ہے۔۔ کہ میرا ملک جل رہا ہے غم زندگی سناؤں میرا ملک جل رہا ہے، میں خوشی کہاں سے لاؤ

ں؟ میرا ملک جل رہا ہے..... تمہیں یہ گلہ ہے جاناں کہ مزاج کیوں ہیں برہم..... کہو! کیسے مسکراؤں ؟ میرا ملک جل رہا ہے..... تمہیں عید کی خوشی مجھے یاد ہے وہ..... لیکن میں یہ کیسے بھول جاؤں..... ہے نگر نگر اثرات..... ہے قدم قدم شہادت..... سر راہ ڈگمگاؤں میرا ملک جل رہا ہے..... میرا زخم زخم سینہ تو لہولہو سفینہ..... میں نشاط کیسے پاؤں میرا ملک جل رہا ہے۔

ہمارے دین نے ہم پر حلال وحرام واضح کر دیا۔ ایک کلمہ گو مسلمان کو قتل کرنا حلال نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ))

''کسی مسلمان کا، جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، خون حلال نہیں۔ بخاری، الدیات (٦٨٧٨)

لیکن افسوس جو لوگ اپنے آپ کو کہلاتے تو مسلمان، ان کو یہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ نظر کیوں نہیں آتیں۔؟

ہم مسلماں اسلام سے۔ اسلام نام ہے امن کا۔ ہمارا دین اسلام تو یہاں تک کہتا ہے کہ دشمن (کافر) کے بچوں کو بھی قتل نہ کیا جائے۔ لیکن یہاں تو مسلم بچوں کے خون سے ہاتھ رنگے جاتے ہیں۔

جو خشیت الٰہی سے محروم لوگ قتل وغارت کرتے ہیں زمین میں خاصتاً مسلم امۃ میں فساد برپا کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن میں ان کے لیے اللہ کے عذاب کی سخت وعید ہے۔

..... ہے کوئی جوان مذہب فروشوں کو بتا سکے اگر جنت ماؤں کی گود اجاڑ کر ملتی ہے..... تو فرعون آج مصر کے عجائب گھر کی بجائے جنت میں ہوتا۔

ایک مومن کے قتل پر سخت وعید فرمائی گئی ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً﴾ (النساء:٩٣)

''اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا ،اس پر اللہ کا غضب ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے''

وہ چند اسباب جن کو اپنانے سے امن قائم ہوتا ہے۔

۱۔امن ایمان کے بغیر ممکن نہیں۔

۲۔ایک اللہ کی عبادت کرتے ہوئے تمام معبودِ باطلہ کا رد کرنا۔

۳۔نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا۔

۴۔اخوت و بھائی چارے کو فروغ دینا۔

۵۔تکلیف پہنچانے سے بچنا۔

۶۔دعا کرنا۔

۷۔حدود اللہ کو نافذ کرنا۔

آخر میں گزشتہ ماہ کے سانحہ پر کچھ الفاظ۔

جو علم کے سفیر تھے انہیں شہید کر دیا جو روشنی کی امید تھے انہیں کا خون کر دیا۔کوئی تو پوچھے ان ظالموں سے۔۔جرم ان سے کیا ہوا۔۔؟مستقبل کے معماروں کو خاک وخون سے بھر دیا۔کوئی تو پوچھے ان ظالموں سے۔ان پھولوں کی جانب سے:

آج ہی مٹ گئے تو کیا ہوا اے ارضِ وطن
کل جواں ہو کے بھی تو تیرے لیے ہی قرباں ہونا تھا

دعا ہے اللہ تعالیٰ امت مسلمہ اور ارض پاکستان کی حفاظت فرمائے۔آمین

صحیح تاریخ ولادت باسعادت

[معروف ہے کہ آپ ﷺ ۲۲ اپریل ۵۷۱ء ۱۲ ربیع الاول بروز پیر پیدا ہوئے جبکہ محققین کے مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء، ۱۲ ربیع الاول عام الفیل میں پیر کا دن نہیں بنتا بلکہ جمعرات بنتا ہے۔پیر کا دن ۹ ربیع الاول کو آتا ہے اس لیے آپ ﷺ کی پیدائش ۹ ربیع الاول ہے نہ کہ ۱۲ ربیع الاول' تاریخ رحلت کا اتفاق ہے کہ ۱۲ ربیع الاول ہی ہے۔غور کریں کہ یوم پیدائش کو عید میلاد منا رہے ہیں یا یومِ وفات پر۔بحوالہ رحمۃ العالمین از قاضی سلیمان و سیرت النبی از شبلی نعمانی] [انتخاب.....عبداللہ نعیم]

درس حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوستی کے آداب

مجیب الرحمٰن سیاف (گوجرانوالہ)

فرمان نبویؐ ہے:

((اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلْ))

''یعنی آدمی اپنے دوست کے دین (طور طریقہ) پر ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرنا چاہئے (کیونکہ وہی اس کی پہچان ہے)''۔

ابوداؤد، الادب (٤٨٣٣) و الصحیحہ (٩٦٧)

① ایک دوسرے سے دوستی قائم کرنا مومنین کی صفت ہے:

﴿ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْض﴾ [التوبہ: ٧١]

''اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں''۔

② مومن بندوں کی دوستی اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ہر اس انسان سے ہوتی ہے جو احکامات شرعیہ کا پابند ہو:

﴿ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ﴾ [المائدہ:٥٥]

''تمہارے دوست تو صرف اور صرف اللہ اور اس کا رسول اور ایماندار لوگ ہی ہیں''۔

③ مشرکین اور کافروں سے دوستی رکھنا سخت گناہ ہے:

﴿ یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّی وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ ﴾ [الممتحنہ: ١]

''اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ''۔

④ دوستی وہی نفع مند ہوتی ہے جو اللہ کے لئے ہو اور متقی لوگوں سے ہو۔

﴿ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴾ [الزخرف: ٦٧]

''دوست اس روز (قیامت کے دن) ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیز گار (وہ باہم دوست ہی رہیں گے)''۔

⑤ دوستی کے لیے انتخاب اچھے لوگوں کا کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے ڈھال ہیں اور برے ہم نشین نہ بناؤ کیونکہ وہ تمہیں ہلاک کردیں گے بقول شاعر

ہم تو ڈوبے ہیں صنم تمہیں بھی لے ڈوبیں گے

⑥ اثیم بن صفیؒ کا قول ہے:

''کہ (اچھے) دوستوں کی ملاقات سے غم چھٹ جاتے ہیں''۔

الاخوان لا بن ابی الدنیا ص : (۱۵۵)

⑦ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

''نیک بھائیوں کے ساتھ رہو کیونکہ دنیا و آخرت میں تمہاری ڈھارس ہیں''۔

احیاء علوم الدین : (۲/ ۱۶۰)

⑧ نفع مند دوستی یہ ہے کہ انسان دوستی اور دشمنی اللہ کی رضامندی کے لئے کرے (فرمان نبویؐ ہے):

((مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَجِدَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ فَلْیُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ)).

''جس شخص کو ایمان کا ذائقہ پالینا پسند ہو اسے چاہئے کہ کسی شخص سے محبت صرف اللہ ہی کے لئے کیا کرے''۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی (۵۹۴۸)

⑨ ہمیشہ متقی لوگوں سے دوستی اور مل بیٹھنا چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ)).

''یعنی تو صرف مومن شخص کو اپنا ہم نشین بنا اور تیرا کھانا صرف متقی شخص ہی کھائے''۔

سنن ابی داؤد (۴۸۳۲)

فقہ وفتاویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أحکام ومسائل

الشیخ عبداللطیف حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ بہاولپور)

سوال پردہ کس قسم کا ہونا چاہئے اور کس چیز سے کرنا چاہئے کہ اس کو صحیح معنوں میں پردہ کہا جا سکے وضاحت فرمائیں۔؟

جواب: عورت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حجاب کی پابندی کو ضروری قرار دیا ہے گویا پردہ عورت کے لئے ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں وہ سکون محسوس کرتی ہے اور اس کے دامن میں پناہ پکڑتی ہے۔

عورتوں کو پردے کا حکم سب سے پہلے سن ۵ ہجری ذی قعدہ میں ہوا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ہوا۔ تفسیر ابن کثیر : (۳/ ۵۵۳) فتح القدیر : (٤/ ۲۹۹)

اللہ تعالیٰ نے آیات حجاب میں فرمایا:

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں، بجز اسکے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کو ڈالے رہیں۔'' (النور:۳۲)

''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیمی جاہلیت کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو اور نماز کی ادائیگی کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو''۔

[احزاب: ۳۳/ ۳۳]

''اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں نہ جایا کرو' کھانے کے لئے بھی اجازت کے بعد جاؤ' یہ نہیں کہ پہلے سے جا کر بیٹھ گئے اور کھانے کے پکنے کا انتظار کرتے رہے بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھانا کھا لو تو بکھر جاؤ وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارا یہ عمل ناگوار گزرتا ہے۔لیکن وہ شرم محسوس

کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں نہیں شرماتا اور جب تم نبی ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اور ان کے دلوں کی کامل پاکیزگی یہی ہے نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپؐ کے بعد کسی وقت بھی آپ ﷺ کی بیویوں ﷺ سے نکاح کرو یاد رکھو اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے''۔ [احزاب :۳۳/ ۵۳]

''اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ غفور رحیم ہے۔'' (الاحزاب:۵۹)

پردہ کس قسم کا ہونا چاہئے اس کے متعلق چند باتیں نوٹ کرلیں:

(۱) چادر یا برقع ایسا ہو جو سر سے لے کر پیروں تک پورے جسم کو ڈھانپ لے چہرہ نظر آئے نہ بازو، چھاتی نظر آئے نہ گدی حتی کہ ہاتھ اور پیر بھی نظر نہ آئیں۔

(۲) چادر یا برقع بھی خود زینت یعنی جاذب نظر نہ ہو جیسے اس پر کڑھائی کا کام کیا گیا ہو یا پرکشش رنگ کا حامل ہو یا اتنا خوب صورت اور نفیس ہو کہ بے اختیار مردوں کی نظریں عورت کی طرف اٹھ جائیں گویا مذکورہ قسم کی چادر یا برقع سے بھی پردے کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔

(۳) چادر یا برقع ایسے باریک اور شفاف کپڑے کا نہ ہو جس میں عورت کا جسم چھلکے گویا چادر یا برقع کا کپڑا سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ موٹا بھی ہو۔

(۴) وسیع و کھلا ہو۔ اس طرح تنگ نہ ہو کہ جسم کا انگ انگ اس سے نمایاں ہوتا ہو یا اس سے جسمانی ساخت اور اس کے خدوخال کی غمازی ہوتی ہو۔

(۵) اس کے کپڑے سینٹ یا خوشبو سے معطر نہ ہوں۔

(۶) مردوں کے لباس کی طرح نہ ہوں۔

(۷) اسی طرح کافر عورتوں کے لباس کی طرح نہ ہوں جیسے منی سکرٹ یا ساڑھی، لہنگا وغیرہ۔ کیونکہ کافروں کی مشابہت ممنوع ہے:

''اور جو جس کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا''۔ ابوداؤد، اللباس (٤٠٣١)

(٨) شہرت و ناموری والا لباس نہ ہو کیونکہ ایسا لباس اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور یہ جہنمیوں کا لباس ہے۔ ابوداؤد (٤٠٢٩)

⑩ کوئی حجاب کے لئے فیشن ایبل نقاب اور برقع وغیرہ نہ ہو۔ کیونکہ ایسا تنگ شفاف منقش برقع فتنہ انگیزی کا سبب بنتا ہے اور یہ مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والا ہوتا ہے اس لئے یہ حرام ہے ایسی عورتوں کو سخت وعید سنائی گئی ہے۔

''جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی مانند کوڑے ہونگے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے (ظالم حکمران) دوسری قسم ان عورتوں کی ہیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی (یعنی باریک لباس) مٹک مٹک کر، مونڈھوں اور کہولوں کو ہلا ہلا کر چلیں گی۔ انکے سر اونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کیطرح ہوں گے وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اسکی خوشبو پائیں گی حالانکہ اسکی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جائے گی''

مسلم، الادب (٤٢)

گستاخ صحابی کو سزا

[مراسلہ: محمد عمران حاصل پوری]

[محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک آدمی یوں دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ مجھے بخش دے لیکن میرے خیال میں تو مجھے نہیں بخشے گا، تعجب کرنے لگا۔ میں نے کہا اے اللہ کے بندے! میں نے کسی کو تیری طرح دعا کرتے نہیں دیکھا اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا اگر مجھے موقع ملا تو میں سیدنا عثمان کو تھپڑ ماروں گا چنانچہ جب وہ شہید کیے گئے اور چار پائی پر لٹائے گئے اور لوگ ان کے گھر میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھ کر جا رہے تھے میں بھی نمازِ جناہ کے بہانے داخل ہو گیا جب میں نے اطمینان کر لیا کہ اب گھر میں کوئی نہیں (دیکھ رہا) تو میں نے ان کے چہرے پر تھپڑ مارا بس اسی وقت میرا ہاتھ مفلوج ہو کر خشک ہو گیا۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا وہ ہاتھ دیکھا تو وہ خشک ٹہنی کی طرح تھا۔ (البدایہ والنہایہ ٢٢٠/٨)]

سیرت النبی ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہچان پیغمبر ﷺ

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

ہمارے پیارے نبی جناب محمد ﷺ ہیں' ہم سب پر لازم ہے کہ ہم اپنے نبی ﷺ کا تعارف' انکی پہچان رکھیں' کیونکہ جن لوگوں نے آقا علیہ السلام کو اپنے آنکھوں سے دیکھا انہوں نے تو ایک نظر ہی میں پہچان لیا کہ آپ ہی آخر الزمان پیغمبر ہیں وہ الگ بات ہے کہ نسل بنی اسماعیل علیہ السلام سے ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل اور بنی اسحاق کی نسل کے لوگوں نے تعصب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے آپ کو پہچانتے ہوئے بھی آپ کو پہچاننے سے انکار کر دیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ذات اقدس کو جانور' شجر' پتھر الغرض ہر چیز نے آپ کو پہچان لیا۔ آیئے آج اسی حوالہ سے گفتگو کرتے ہیں۔

یہود کا پہچاننا

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نبی کا تعارف انبیاء کی جماعت میں کروایا جس کا ذکر قرآن مقدس میں موجود ہے۔ آپ علیہ السلام کی پہچان سابقہ اقوام کو ان کی کتابوں کے ذریعے ہو چکی تھی جیسا کہ یہود و نصاریٰ کے بارے میں قرآن میں ہی ذکر ملتا ہے کہ یہ لوگ آپ علیہ السلام کی آمد کے منتظر تھے

﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾ البقرۃ(۱٤٦)

''وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب دی، اسے پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک ان میں سے کچھ لوگ یقیناً حق کو چھپاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں۔''

حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ جو کہ اصحاب بدر میں تھے سے مروی ہے کہ بنو عبدالاشہل میں ہمارا ایک یہودی پڑوسی تھا ایک دن وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تھوڑا ہی عرصہ قبل اپنے گھر سے نکل کر ہمارے پاس آیا اور بنو عبدالاشہل کی مجلس کے پاس پہنچ کر رک گیا میں اس وقت نوعمر تھا میں نے

ایک چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اور میں اپنے گھر کے صحن میں لیٹا ہوا تھا وہ یہودی دوبارہ زندہ ہونے، قیامت، حساب وکتاب، میزان عمل اور جنت وجہنم کا تذکرہ کرنے لگا یہ بات وہ ان مشرک اور بت پرست لوگوں سے کہہ رہا تھا جن کی رائے میں مرنے کے بعد دوبارہ زندگی نہیں ہونی تھی اس لیے وہ اس سے کہنے لگے اے فلاں تجھ پر افسوس ہے کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ موت کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا اور انہیں جنت وجہنم نامی جگہ منتقل کیا جائے گا جہاں ان کے اعمال کا انہیں بدلہ دیا جائے گا۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں:

وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَوَدَّ أَنَّ لَهُ بِحَظِّهِ مِنْ تِلْكَ النَّارِ أَعْظَمَ تَنُّورٍ فِي الدُّنْيَا، يُحَمُّونَهُ ثُمَّ يُدْخِلُونَهُ إِيَّاهُ فَيُطْبَقُ بِهِ عَلَيْهِ

''اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ دنیا میں ایک بہت بڑا تنور خوب دہکایا جائے گا اور مجھے اس میں داخل کر کے اسے اوپر سے بند کر دیا جائے گا''

اور اس کے بدلے کل کو جہنم کی آگ سے نجات دیدی جائے گی اور وہ لوگ کہنے لگے کہ اس کی علامت کیا ہے اس نے جواب دیا کہ اس کی علامت ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو ان علاقوں سے مبعوث ہوگا یہ کہہ کر اس نے مکہ مکرمہ یمن کی طرف اشارہ کیا انہوں نے پوچھا کہ وہ کب ظاہر ہوگا اس یہودی نے مجھے دیکھا کیونکہ میں ان میں سب سے زیادہ چھوٹا تھا اور کہنے لگا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو انہیں ضرور پالے گا۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ ابھی دن رات کا چکر ختم نہیں ہوا تھا کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کو مبعوث فرما دیا وہ یہودی بھی اس وقت تک ہمارے درمیان زندہ تھا

فَآمَنَّا بِهِ وَكَفَرَ بِهِ بَغْيًا وَحَسَدًا

ہم تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے لیکن وہ سرکشی اور حسد کی وجہ سے کفر پر اڑا رہا

ہم نے اس سے کہا کہ فلاں تجھ پر افسوس ہے کیا تو وہی نہیں ہے جس نے اس پیغمبر کے حوالے سے اتنی لمبی تقریر کی تھی اس نے کہا کیوں نہیں لیکن میں ان پر ایمان نہیں لاؤں گا۔

مسند احمد (۱۵۸۴۱) حسن

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے رفیق سے کہا کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف، تو اس نے کہا انکو نبی نہ کہو، اگر وہ سن لیں تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہونگے، وہ دونوں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ''نو'' واضح احکامات کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ نو حکم یہ ہیں، اللہ کیساتھ کسی کو شریک مت بناؤ، زنا نہ کرو، اس جان کو قتل نہ کرو جس کو اللہ نے قتل کرنا حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ، کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کر دے، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، پاکباز عورتوں پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ، لڑائی کے دن میدان جنگ سے نہ بھاگو، اور خاص تمہارے لئے اے یہود! کہ تم ہفتہ کے دن حد سے تجاوز نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوما اور کہنے لگے:

((نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ))

''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔''

تو آپ نے فرمایا: پھر کونسی چیز تمہیں میری اطاعت سے روکتی ہے؟ کہنے لگے داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں رہیں، ہم ڈرتے ہیں کہ اگر تمہارے مطیع ہو جائیں تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے۔

ترمذی، الاستئذان والادب، باب ماجاء فی قبلة الید والرجل (۳۳۲۷)

صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ تشریف لائے میرا باپ اور میرا چچا ابو یاسر بن اخطب دونوں آپ کے پاس گئے، پھر واپس پلٹے، فرماتی ہیں میں نے اپنے چچا کو سنا کہ وہ میرے باپ سے پوچھ رہا تھا کہ یہ وہی ہیں؟ تو جواب ملا، ہاں اللہ کی قسم! چچا نے پوچھا آپ ان کو ان کی صفات سے اچھی طرح پہچانتے ہیں تو جواب ملا۔۔ ہاں اللہ کی قسم! تو پھر چچا نے سوال کیا تیرے دل میں اسکا کیا مقام و مرتبہ ہے؟ تو جواب ملا اللہ کی قسم! عداوت میرے دل میں رہے گی جب تک میں زندہ رہوں گا۔

الخصائص الکبریٰ: باب اجتماع الیهود بالنبی ﷺ لما قدم ..... ، (ج ۱، ص ۳۵)

بشارت عیسیٰ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ الصف (٦)

''اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات کی صورت میں ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو انھوں نے کہا یہ کھلا جادو ہے۔''

راہب کی پہچان

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطالب تجارت کے لئے شام کی طرف گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ چل دیئے۔ قریش کے شیوخ بھی ساتھ تھے۔ جب وہ لوگ راہب کے پاس پہنچے تو ابوطالب اترے، لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کے پاس آیا۔ یہ لوگ ہمیشہ وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ ان لوگوں کے پاس آیا اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہوا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان گھس گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا:

هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ ، فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ

'' یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے مالک رسول ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ

تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجیں گے۔قریش کے مشائخ کہنے لگے کہ تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا؟ کہنے لگا کہ جب تم لوگ اس ٹیلے پر سے اترے تو کوئی پتھر یا درخت ایسا نہیں رہا جو سجدہ میں نہ گر گیا ہو اور یہ نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔''

میں انہیں نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح ثبت ہے۔ پھر واپس گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ چرانے کیلئے گئے ہوئے تھے۔راہب کہنے لگا کہ کسی کو بھیج کر انہیں بلاؤ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائے تو بدلی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ کئے ہوئے ساتھ چل رہی تھی۔ لوگ درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیٹھے تو درخت جھک گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ ہو گیا۔راہب کہنے لگا دیکھو درخت بھی ان کی طرف جھک گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ ہو گیا ہے۔راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ وہیں کھڑا انہیں قسم دے کر کہنے لگا کہ انہیں روم نہ لے جاؤ۔ وہاں کے لوگ انہیں دیکھ کر ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر راہب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سات رومی آئے ہیں اور ان سے پوچھنے لگے کہ کیوں آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ یہ نبی اس مہینے میں (گھر سے) باہر نکلنے والے ہیں۔لہذا ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں جب ہمیں تمہارا پتہ چلا تو ہمیں اس طرف بھیج دیا گیا۔راہب نے پوچھا کہ کیا تمہارے پیچھے بھی کوئی ہے جو تم سے بہتر ہو۔ کہنے لگے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ (نبی) تمہارے راستے میں ہے۔راہب کہنے لگا دیکھو اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ کر لیں تو یا کوئی شخص انہیں روک سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔راہب نے کہا کہ پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ان کے ساتھ رہو۔ پھر وہ (راہب) اہل مکہ سے مخاطب ہوا اور قسم دے کر پوچھا کہ ان کا سرپرست کون ہے۔انہوں نے کہا ابوطالب۔ وہ انہیں قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس بھیج دیا

ترمذی، أبواب المناقب، باب ما جاء فی بدء نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۳۶۲۰) قال الشیخ الالبانی صحیح

چچا ابو طالب بھی پہچان گیا تھا

آپ کا چچا ابو طالب جس نے ہمیشہ آپ کا دفاع کیا آپ سے تعاون و ہمدردی کا اظہار کیا، دل سے نبوت کی تصدیق بھی کی لیکن زبان سے کلمہ شہادت نہ پڑھا، جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا کو دعوت دی ،لا الہ الا اللہ پڑھنے کو کہا تو ابو طالب نے کہا:

«لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُوْلُوْنَ حَمَلَهٗ عَلٰى ذَالِكَ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ»

''بھتیجے! اگر قریش کی طعنہ زنی کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے کہ گھبراہٹ نے ابو طالب کو لا الہ الا اللہ کہنے پر مجبور کر دیا تو میں یہ کلمہ پڑھ تیری آنکھیں ضرور ٹھنڈی کرتا''۔

(مسلم :الایمان ، باب الدلیل علیٰ صحة اسلام من حضره الموت ، ٢٤)

پتھر کی پہچان

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ

میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں کہ جو مکہ مکرمہ میں میرے مبعوث ہونے سے پہلے مجھ پر سلام کیا کرتا تھا۔

مسلم ، الفضائل ، باب فضل نسب النبی صلی الله علیه وسلم ، وتسلیم الحجر علیه قبل النبوة ٢۔(٢٢٧٧)

ایک دفعہ پیارے نبی ﷺ اپنے تین رفقاء حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ احد پہاڑ کی جانب گئے جب احد پر آپ قدم رنجہ ہوئے تو اچانک پہاڑ نے حرکت شروع کر دی۔ نبی کریم ﷺ نے پہاڑ کی جنبش اور کانپنا دیکھ کر اپنا قدم مبارک احد پہاڑ پر مارا اور فرمایا:

((اُثْبُتْ يَا اُحَدُ فَاِنَّ عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصَدِيْقٌ وَشَهِيْدَانِ))

''اے اُحد! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، ایک ابوبکر صدیق اور دو شہید (عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم) ہیں''

بخاری، فضائل الصحابة، باب مناقب ابی بکر (٣٦٧٥)

اسی لیے میرے نبی ﷺ اُحد کے متعلق کہا کرتے تھے۔

((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ))

''(لوگو!) یہ احد کے پتھر ہم سے محبت کرتے ہیں اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

بخاری، المغازی، باب احد یحبنا ونحبه (٤٠٨٤) ومسلم (١٣٩٣)

درختوں نے پہچان لیا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے مگر وہاں پردے کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو وادی کے کنارے پر دو درخت نظر آئے جو ایک دوسرے سے فاصلے پر تھے آپ نے ایک درخت کی ایک ٹہنی کو پکڑا تو وہ درخت آپ کے پیچھے چل پڑا جیسے نکیل والا اونٹ چلتا ہے نصف فاصلہ طے ہو گیا تو آپ نے دوسرے درخت کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا وہ دونوں درخت اللہ کے حکم سے آپس میں مل گئے۔ ان کے پردے میں آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو وہ دونوں علیحدہ ہو کر اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے۔

صحیح مسلم، الزهد، ٣٠١٢

کھجور کے تنے نے پہچان لیا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن ایک درخت یا کھجور (کے تنے) سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ انصار کی ایک خاتون یا ایک مرد نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ کے لئے منبر نہ بنوا دیں...؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو بنوا دو!''

انہوں نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر بنوادیا جب جمعہ کا دن آیا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے کھجور کا تنا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا جیسے بچہ چلا کر روتا ہے، نبی کریم ﷺ منبر سے اترے (اس تنے یا) درخت کو اپنے سینے سے لگایا تو وہ اس بچے کی طرح باریک آواز نکالنے لگا جس کو تسلی دی جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس لئے روتا ہے کہ پہلے میرے قریب ہونے کی وجہ سے اللہ کا ذکر سنتا تھا۔

صحیح بخاری ، المناقب ، باب علامات النبوة فی الاسلام(٣٥٨٤)

ورقہ بن نوفل کی پہچان

جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کو اپنے چچازاو ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں تو ورقہ نے سب کچھ پوچھنے کے بعد کہا: کہ یہی وہ ناموس ہے، جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا:

يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا ، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ

''کاش میں نوجوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا، جب تمہاری قوم تمہیں نکال دے گی،''

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا، ہاں جو چیز تو لے کر آیا ہے اس طرح کی چیز جو بھی لے کر آیا اس سے دشمنی کی گئی، اگر میں تیرا زمانہ پاؤں تو میں تیری پوری مدد کروں گا۔ بخاری (٣)

حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں ایک سفر کے دوران ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اسی دوران ایک آدمی آیا جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے جواب دیا اپنے گھر جارہا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: هَلْ لَكَ فِي خَيْرٍ؟قَالَ وَمَا هُوَ؟

کیا تمہیں بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے۔ اس نے جواب دیا وہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں صرف وہی معبود ہے اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں

ہے۔اس کا شریک نہیں ہے اور محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔وہ دیہاتی بولا:

وَمَنْ يَشْهَدُ عَلَى مَا تَقُولُ؟ قَالَ هَذِهِ السَّلَمَةُ

''آپ کی اس بات کی گواہی کون دے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیکر کا ایک درخت۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کو بلایا وہ درخت وادی کے کنارے پر موجود تھا۔وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین مرتبہ گواہی مانگی اور اس نے تین مرتبہ اس بات کی گواہی دی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا پھر وہ واپس اس جگہ پر چلا آیا جہاں وہ موجود تھا۔وہ دیہاتی اپنی قوم میں واپس جاتے ہوئے بولا۔اگر ان لوگوں نے میری پیروی کی تو میں انہیں آپ کے پاس لاؤں گا اور اگر نہیں کی تو میں واپس آجاؤں گا اور میں آپ کے پاس رہوں گا۔

سنن دارمی باب ما كان عليه الناس قبل مبعث النبى صلى الله عليه وسلم من الجهل والضلالة(١٦)صحيح

شاہ روم ہرقل نے پہچان لیا

شاہ روم ہرقل کے نام مکتوب ارسال کیا،اس نے خط بنظر غائر پڑھا پھر کہا قریش کے قافلے کو بلاؤ اور قافلے سے پوچھا:

تم میں سے کون مدعی رسالت کے زیادہ قریب ہے؟

ابوسفیان نے کہا: ''میں''

تو ابوسفیان سے سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا پھر آخر ہرقل کہنے لگا.....

میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تم نے کہا:''وہ ہم میں عالی نسب ہیں''

میں نے پوچھا کہ یہ بات تمہارے اندر پہلے کسی نے کہی ہے؟تم نے کہا۔''نہیں''

میں نے کہا تم نے کبھی اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا؟تم نے کہا۔''نہیں''

میں نے پوچھا کہ بڑے لوگ اسکے پیرو ہیں یا کمزور؟تم نے کہا:''کمزوروں نے اسکی اتباع کی

ہے‘‘ دراصل یہی لوگ پیغمبروں کے متبعین ہوتے ہیں۔

میں نے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تم نے کہا: ’’وہ بڑھ رہے ہیں‘‘۔۔ایمان کی یہی کیفیت ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ کامل ہو جاتا ہے۔

میں نے تم سے پوچھا کہ کوئی شخص اس سے ناخوش ہو کر اس کے دین سے مرتد بھی ہوا ہے؟ تم نے کہا۔۔’’نہیں‘‘ تو ایمان کی یہی خاصیت ہوتی ہے کہ جب اس ایمان کی بشاشت کسی دل میں بس جائے تو پھر وہ انسان جائے تو کہاں؟

میں نے پوچھا کہ وہ کبھی عہد شکنی بھی کرتے ہیں؟ تم نے کہا۔۔’’نہیں‘‘ پیغمبروں کا یہی حال ہوتا ہے وہ عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ بخاری، الوحی (۷، ۲۹۴۱، ۴۵۵۳)

بھیڑیے کا پہچاننا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اس کو پکڑ کر لے گیا، چرواہا اس کی تلاش میں نکلا اور اسے بازیاب کرا لیا، وہ بھیڑیا اپنی دم کے بل بیٹھ کر کہنے لگا:

أَلَا تَتَّقِي اللهَ، تَنْزِعُ مِنِّي رِزْقًا سَاقَهُ اللهُ إِلَيَّ

’’تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ تم نے مجھ سے میرا رزق جو اللہ نے مجھے دیا تھا چھین لیا؟‘‘

وہ چرواہا کہنے لگا تعجب ہے کہ ایک بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھ کر مجھ سے انسانوں کی طرح بات کر رہا ہے؟ وہ بھیڑیا کہنے لگا

أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ؟ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَثْرِبَ يُخْبِرُ النَّاسَ بِأَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ

’’میں تمہیں اس سے زیادہ تعجب کی بات نہ بتاؤں؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یثرب میں لوگوں کو ماضی کی خبریں بتا رہے ہیں‘‘

جب وہ چرواہا اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا مدینہ منورہ واپس پہنچا تو اپنی بکریوں کو ایک کونے میں چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ گوش گذار کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ’الصلوٰۃ جامعۃ‘ کی منادی کر دی گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکلے اور چرواہے سے فرمایا کہ

لوگوں کے سامنے اپنا واقعہ بیان کرو، اس نے لوگوں کے سامنے سارا واقعہ بیان کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَيُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَيُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ

اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک درندے انسانوں سے باتیں نہ کرنے لگیں، اور انسان سے اس کے کوڑے کا دستہ اور جوتے کا تسمہ باتیں نہ کرنے لگے، اور ان کی ران اسے بتائے گی کہ اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ نے کیا کیا۔ مسند احمد (۱۱۷۹۲)

شیر کا پہچاننا

حضرت سفینہ جو رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جہاز میں سفر کر رہا تھا کہ وہ جہاز ٹوٹ گیا میں ایک تختے پر بیٹھ گیا وہ تختہ مجھے درختوں کے ایک جھنڈ میں لے آیا وہاں ایک شیر بیٹھا تھا تو جو میری طرف بڑھا تو میں نے اسکو مخاطب ہو کر کہا

يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ

''اے ابوالحارث (یہ شیر کی کنیت ہے) میں رسول اللہ کا آزاد کردہ غلام ہوں اس نے ادب سے گردن جھکالی۔''

اور دم ہلاتے ہوئے میرے پاس آ گیا جب بھی کوئی آواز سنتا تو اس کی طرف جاتا چنانچہ اس نے مجھے ساتھ لیکر جنگل سے باہر ایک راستے پر لا کر کھڑا کیا پھر کچھ دیر آوازیں نکالتا رہا گویا مجھے الوداع کہہ رہا ہو۔

مستدرك حاكم ۲/ ٦٧٥ (٤٢٣٥) ودلائل النبوة للبيهقي ٦/ ٤٢۔

اونٹ نے پہچان لیا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے:

''اے اللہ کے رسول! باغ میں ہمارا ایک اونٹ بے قابو ہو گیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور اونٹ سے فرمایا: ادھر آؤ۔ وہ اونٹ فوراً سر جھکا کر آپ کے پاس آ گیا۔ آپ نے اسے نکیل ڈالی اور مالکوں کے سپرد کر دیا۔ یہ منظر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی دیکھ رہے تھے انھوں نے بے ساختہ کہا: اے اللہ کے رسول! یوں لگتا ہے کہ اسے آپ کے نبی ہونے کا علم تھا (یعنی اس نے آپ کو پہچان لیا ہے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مدینہ منورہ کے دو پتھریلے میدانوں کے درمیان ہر چیز جانتی ہے کہ میں نبی ہوں۔ صرف کافر انسان اور جن نہیں جانتے۔''

المعجم الكبير للطبراني ١٢/ ١٥٥/ ١٢٤٤ سنده حسن

ایک روایت میں ہے کہ وہ اونٹ رسول اللہ ﷺ کی طرف بھاگا آیا اور آپ کے سامنے سجدے میں گر پڑا۔ صحابہ کرام نے فرمایا:

اے اللہ کے رسول! یہ جانور جو شعور نہیں رکھتے آپ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ہمارا تو زیادہ حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا: کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے انسان کے لیے سجدہ کرے۔ اگر انسان کے لیے انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے کہ خاوند کا حق عورت پر بہت زیادہ ہے۔

مسند أحمد ٣/ ١٥٨، سنده جيد

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن پانچ یا چھ اونٹنیاں نحر کے لیے پیش کی گئیں آپ ﷺ نے نحر کرنے کے لیے آگے بڑھے تو ہر اونٹنی آپ کی طرف گردن

بڑھانے لگی تا کہ آپ پہلے اسے ذبح کریں۔

أبوداود ، المناسك: ١٧٦٥ ، الحاكم ٤/ ٢٢١ صحيح

چڑیا کا واقعہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی (چرمی) موزے منگوائے ابھی ایک موزہ پہنچا تھا کہ ایک کوا آیا اور دوسرا موزا اٹھا کر لے گیا کچھ دوجا کر اس نے موزہ پھینک دیا موزے سے ایک سانپ نکل کر بھاگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلا يَلْبَسْ خُفَّيْهِ حَتَّى يَنْفُضَهُمَا» .

''جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ موزے نہ پہنے جب تک انھیں اچھی طرح جھاڑ نہ لے۔''

المعجم الصغير للطبرانی ٢/ ١٨٠/ سنده صحيح

عبداللہ بن سلام کی پہچان

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے اور مشہور ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھوں۔ جب میری نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو میں جان گیا کہ:

أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلَامَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُونَ الجَنَّةَ بِسَلَامٍ

یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر پہلی مرتبہ یہ بات فرمائی کہ اے لوگو سلام کو رواج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور رات کو جب لوگ سو جائیں

تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔

ترمذی أبواب صفة القيامة والرقائق والورع (۲٤۸۵)صحيح

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا سنا آئے اور آ کر کہا میں آپ سے ان تین چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

① قیامت کی اولین نشانی کونسی ہے۔؟

② وہ پہلا کونسا کھانا ہوگا جس سے اہل جنت کی ضیافت ہوگی۔؟

③ بچہ کبھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر اس کا سبب کیا ہے۔؟

صادق ومصدوق، ناطق وحی کی زبان مبارک حرکت میں آئی۔ فرمانے لگے جبرائیل نے مجھے ابھی ابھی بتلایا ہے

① قیامت کی پہلی نشانی آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے ہانک کر مغرب کی طرف لے جائے گی۔

② وہ پہلا کھانا جس سے اہل جنت کی مہمان نوازی کی جائے گی وہ مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا ٹکڑا (تلی) ہوگا۔

③ بچہ باپ کی شکل پر اس وقت جاتا ہے جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آجائے تو بچے کی صورت ماں پر چلی جاتی ہے۔

تو عبداللہ بن سلام کہنے لگے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں''۔ بخاری :المناقب(۳۹۳۸، ۳۳۲۹)

ضماد ازدی کا پہچاننا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ضماد ازدی ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ان چند نوجوانوں کو بھی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے تھے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جنون کا علاج کرتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں یہ کلمات فرمائے کہ تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں، ہم اس سے مدد اور بخشش طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کے شر سے اس کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ

کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ضماد نے کہا کہ یہ کلمات دوبارہ سنایئے، پھر کہا میں نے شعر، نجوم اور کہانت سب چیزیں سنی ہیں لیکن ایسے کلمات کبھی نہیں سنے، یہ تو سمندر کی گہرائی تک پہنچے ہوئے کلمات ہیں، یہ کہا اور کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کلمہ کی ضمانت آپ اور آپ کی قوم دونوں پر ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں مجھ پر بھی اور میری قوم پر بھی، چنانچہ اس واقعے کے کچھ عرصے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ایک سریہ ضماد کی قوم پر سے گذرا اور بعض لوگوں نے ان کا کوئی برتن وغیرہ لے لیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ یہ ضماد کی قوم کا برتن ہے، اسے واپس کردو، چنانچہ انہوں نے وہ برتن واپس کردیا۔

مسند احمد (۲۷۴۹) صحیح

ام معبد اور اس کے خاوند کی پہچان

نبی علیہ السلام سفر پر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نکلے راستے میں بھوک محسوس ہوئی ایک خیمہ میں آئے وہاں ایک عورت موجود تھی اس سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے پوچھا اس بکری کا دودھ نکالنے کی اجازت دے دو وہ عورت بولی میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر دودھ دیتی ہے تو نکال لو آپ نے دعا فرمائی اس کے تھنوں کو ہاتھ لگایا اسکے تھن دودھ سے بھر گئے اپنے ساتھیوں کو پلایا خود پلایا اس عورت کے گھر کے سارے برتن بھر گئے شام کو خاوند گھر آیا اس نے سوال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے تو اس نے سارا واقعہ کہہ سنایا تو وہ کہنے لگا اس کا حلیہ بیان کر تو پھر ام معبد نے نبی علیہ السلام کا حلیہ بیان کیا

رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ ، میں نے ایک آدمی دیکھا جس کا رنگ نکھرا ہوا

أَبْلَجَ الْوَجْهِ ، تابناک چہرہ حَسَنَ الْخَلْقِ ، خوبصورت بناوٹ

لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ ، ، نہ بڑھا ہوا پیٹ

وَلَمْ تُزْرِيهِ صَعْلَةٌ اور نہ بہت بڑا سر

وَسِيمٌ قَسِيمٌ ، کھلا ہو خوبصورت مکھڑا

فِي عَيْنَيْهِ دَعِج — سرگیں آنکھیں

وَفِي أَشْفَارِهِ وَطَفٌ — بارہک ہونٹ

وَفِي صَوْتِهِ صَهَلٌ — بارعب آواز

وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ — صراحی نما خوبصورت لمبی گردن

وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ — گھنی داڑھی

أَزَجُّ أَقْرَنُ — باریک اور دراز ابرو

إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَار — خاموش ہوں تو پروقار نظر آئیں

وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلَاهُ الْبَهَاء — گفتگو فرمائیں تو عالیشان اور پرکشش

أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاهُ مِنْ بَعِيد — دور سے آپ خوبرو اور دلنشیں نظر آئیں

وَأَحْسَنُهُ وَأَجْمَلُهُ مِنْ قَرِيب — قریب سے دیکھیں تو سب سے بڑھ کر حسین وجمیل

حُلْوُ الْمَنْطِقِ — شیریں گفتگو

فَصْلًا لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ — بات دوٹوک نہ اختصار اور نہ زیادہ بول

كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَتَحَدَّرْنَ — بولیں تو لگے جیسے لڑی سے موتی گر رہے ہیں

رَبْعَةٌ لَا تَشْنَأَهُ مِنْ طُولٍ وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَر — درمیانہ قد نہ اتنا لمبا کہ ناگوار لگے اور نہ اتنا چھوٹا کہ آنکھوں میں نہ جچے

وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا — معزز ترین

لَهُ رُفَقَاء يُحِفُّونَ بِهِ — آپ کے رفقا آپ کے گرد ہالے کی طرح

إِنْ قَالَ سَمِعُوا لِقَوْلِهِ — آپ کی بات بڑے غور سے سنیں

وَإِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوا إِلَى أَمْرِهِ — اگر حکم فرمائیں تو ماننے میں ایک دوسرے سے جلدی کریں

ابومعبد نے یہ حلیہ سن کر کہا اللہ کی قسم یہ وہی قریش کا آدمی ہے جس کا تذکرہ ہر زبان پر ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اس کی خدمت میں حاضری دوں اگر کوئی راستہ نکلا تو میں ضرور جاؤں گا۔

[مستدرك حاكم ٣/ ١٠ (٤٢٧٤)]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ ﷺ کا اچھا اخلاق

(حماد الدین متعلم مسجد مکرم گوجرانوالہ)

محترم قارئین کرام! آپ جانتے ہیں کہ ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے اور یہ وہ شہر عظیم ہے کہ جس میں نبی کریم رؤوف رحیم شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی شخصیت تو وہ ہے جو اپنے کردار اور اپنی گفتار میں اپنی مثال آپ ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو بڑی ہی ذہانت و فطانت اور متانت اور اعلیٰ درجے کی بصیرت و بصارت اور انتہاء درجے کی امانت، دیانت، ذکاوت، صداقت، شرافت اور کمال درجے کی عزت و عظمت عطاء فرمائی آپ علیہ الصلوۃ والسلام تو اتنے اوصاف حمیدہ کے حامل ہیں کہ کوئی شخص ان کو اپنی زبان سے کما حقہ بیان نہیں کر سکتا اور کوئی قلم ان کا احاطہ نہیں کر سکتی اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام اوصاف جمیلہ میں سے ایک بڑا ہی باکمال اور بامثال وصف آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا اچھا اخلاق تھا جس کی بدولت اپنے تو اپنے، پرائے بھی اپنے بن گئے اور دشمن دوست بن گئے جو دور تھے وہ قریب آ گئے جو جان لینے آئے تھے وہ اپنی اپنی جانیں دے بیٹھے جو آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے وہ ٹکٹکی لگا کر دیکھتے ہی رہ گئے ہاں ہاں یہ اچھا اخلاق ہی وہ خوبی ہے جس کی وجہ سے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس میں بیٹھنے والے کا اٹھنے کو جی نہ چاہتا اور وہ اپنے گھر بار، اہل و عیال اور مال و دولت سب کو بھول جاتا، جی ہاں رسول اللہ ﷺ اتنے اچھے اخلاق کے حامل تھے کہ خود رب کائنات نے اس بات کی گواہی دی (وانك لعلیٰ خلق عظیم) (٦٨ قلم ٤) کہ اے میرے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام آپ بڑے ہی عظیم اخلاق کے مالک ہیں اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ وہ عظیم صحابی ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کر کے آپ علیہ الصلوۃ و السلام کی زبانِ نبوت سے دعائیں لینے کا شرف حاصل

ہوا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دس سال خدمت کی آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا اور جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ یہ کیوں کیا ہے اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ یہ کیوں نہیں کیا، صحیح بخاری (۳۵۶۱) صحیح مسلم (۲۳۳۰) قارئین کرام تھوڑا سا غور کیجیے کیا دنیا کے اندر کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے اپنے خادم کو کبھی بھی کسی کام پر ٹوکا ہو اور نہ ہی جھڑکا ہو اور نہ ہی اسکو مارا ہو۔ نہیں قطعاً نہیں ہاں اگر کوئی ہے تو وہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس ہے اور یہ اچھے اخلاق کا وہ اعلیٰ ترین نمونہ ہے جس کی کوئی دوسری نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ اور یہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے اچھے اخلاق کا ہی نتیجہ تھا کہ جب نجد کا سردار ثمامہ بن اثال مسجد نبوی میں تین دن اسیری کی حالت میں گزارنے کے بعد واپس جانے لگا تو اس کے ضمیر نے اس کو اس بات کی اجازت نہ دی اور وہ واپس جانے کی بجائے مسجد کے قریب جو تالاب تھا اس میں غسل کرنے کے لیے چل پڑا اور غسل سے فارغ ہونے کے بعد پھر مسجد میں آ گیا اور ببانگ دہل یہ اعلان کر دیا (اشهد ان لا اله الا الله و ان محمد رسول الله) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ہاں ہاں یہ وہی ثمامہ ہے کہ جو کہتا تھا کہ روئے زمین پر تمام چہروں میں سے سب سے زیادہ مبغوض ترین چہرہ میرے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے لیکن آج آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے اچھے اخلاق سے متاثر ہو کر کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد وہی ثمامہ کہہ رہا ہے (فقد اصبح و جهك احب الو جوه الى) کہ آج روئے زمین پر سب سے زیادہ محبوب ترین چہرہ میرے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ کا چہرہ ہے اور یہ وہی ثمامہ ہے جو کہتا تھا کہ اس کائنات میں میرے نزدیک تمام ادیان میں سے جو سب سے برا دین ہے وہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا دین ہے لیکن آج آپ علیہ الصلوۃ و السلام کے عظیم اخلاق کے سبب بدلنے والا ثمامہ اس بات کا اعلان کر رہا ہے (فا صبح دينك احب الدين الى) کہ اب تو اس کائنات میں سب سے اچھا دین محمد رسول اللہ ﷺ کا دین ہے اور یہ وہی ثمامہ ہے جو کہتا تھا کہ اس زمین کی پشت پر میرے نزدیک سارے شہروں میں سے سب سے برا شہر نبی اکرم ﷺ کا شہر ہے لیکن آج رسول اللہ ﷺ کے پیارے اخلاق کی بدولت زندگی کی کایا کو پلٹنے

والا ثمامہ کہہ رہا ہے (فاصبح بلدك احب البلادالی) کہ آج اس دنیا میں تمام شہروں سے زیادہ محبوب ترین شہر میرے نزدیک مدینۃ الرسول ﷺ ہے۔ صحیح بخاری (۴۳۷۲) کاش کے امت مسلمہ بھی رسول اللہ ﷺ جیسا اخلاق اپنالے آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے تو اپنے عظیم اخلاق کی بدولت کفر کی تاریکیوں کو ایمان کی روشنیوں سے اور جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کو اسلام کے چراغوں سے بدل دیا اور یہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے اچھے اخلاق کا ہی ثمر تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر تقریباً ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر یک لحظہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام پر اپنی جانیں قربان کرنے کیلئے تیار تھا۔ آخر میں ہم اللہ رب العزت سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا اچھا اخلاق اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔ مضت الدھو رو ماتین بمثله

و لقد اتی فعجز ن عن نظر ائه

''زمانے گزر گئے اور آپ جیسا نہ لا سکے اور جب آپ آئے تو آپ کی نظیر پیش نہ کر سکے''

قسم اور نذر کا کفارہ

[اگر آدمی قسم اٹھالیتا ہے یا نذر مان لیتا ہے اور اس سے بہتر دیکھتا ہے یا پوری نہیں کر سکتا تو کفارہ ادا کر دے تو اسکا کفارہ دے دے اسطرح اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' قسم اور نذر کا کفارہ ایک ہی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ﴾ (المائدہ :۸۹)

''تو اُس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا اُن کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ)) ''نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔'' (مسلم (۱۶۴۵)]

الاداب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی ضرورت مند کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھائیں

تحریر.....محمد یحییٰ طاہر

اگر کوئی شخص اپنی کسی مجبوری کے تحت اپنی کوئی چیز فروخت کر رہا ہے تو اس سے مارکیٹ ریٹ سے بہت کم پر سودا کر کے اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھانا شرعاً درست نہیں، عہد رسالت میں اگر کسی کو مجبوری میں کوئی چیز فروخت کرنی پڑتی تو کبھی بھی کوئی اس کی مجبوری کا فائدہ نہ اٹھاتا کہ اس کی چیز کم قیمت میں خریدتا بلکہ پوری پوری خیر خواہی کی جاتی تھی۔

ایک دفعہ حضرت جریرؓ ایک گھوڑے کی خرید کے سلسلے میں منڈی گئے۔ ایک گھوڑا آپ کو پسند آ گیا آپ نے اپنے غلام کو بھیجا کہ اس کے مالک سے قیمت طے کر کے گھوڑا خرید لو۔ اس نے جا کر مالک سے بات کی اور تین سو درہم قیمت لگائی، مالک نے انکار کیا اور کہا میں اتنی کم قیمت پر گھوڑا نہیں بیچ سکتا، اس نے کافی کوشش کی لیکن وہ تین سو پر راضی نہ ہوا، غلام نے کہا اگر آپ میرے مالک سے خود بات کرنا چاہیں تو میں آپ کو ان کے پاس لے چلتا ہوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔ غلام گھوڑے اور اس کے مالک کو لے کر حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا میں نے اس شخص کو تین سو درہم کہہ دیا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ میرا گھوڑا اس سے زیادہ قیمت والا ہے۔ اس شخص نے کہا حضرت اللہ آپ کا بھلا کرے کیا آپ اس کو جائز قیمت سمجھتے ہیں؟۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، نہیں۔ تمہارا گھوڑا واقعتاً قیمتی ہے، آپ نے کہا تم پانچ سو درہم لے لو وہ تو راضی ہو گیا لیکن آپ نے محسوس کیا کہ شاید قیمت ابھی کم ہے آپ نے فرمایا چھ سو بلکہ سات سو لے لو یہاں تک کہ آپ نے اسے آٹھ سو درہم دے کر وہ گھوڑا اس سے خرید لیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے یہ عہد کیا تھا کہ میں ہر مسلمان سے خیر خواہی کروں گا۔

تهذيب الاسماء (١ / ١٥٤) و المعجم الكبير للطبرانى (٢ / ٣٣٤)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تراشے

سنہری SMS

میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

① .....دنیا میں بہترین رشتہ وہ ہے جہاں اِک معمولی سے مسکراہٹ اور ہلکی سے معذرت سے زندگی دوبارہ پہلے جیسی ہو جاتی ہے۔

② .....انسان کے اندر کی فطرت اُس کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے پتہ چلتی ہے، کیونکہ بڑے بڑے کام تو وہ بہت سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔

③ .....صرف دل ہی ہے جو بِنا آرام کیے سالوں کام کرتا ہے، اسے ہمیشہ خوش رکھیے، چاہے یہ ''آپ'' کا اپنا ہو یا آپ کے ''اپنوں'' کا۔

④ .....خون مہنگا ہے تو بہتا کیوں ہے؟ پانی سستا ہے تو بکتا کیوں ہے۔؟

⑤ .....اپنی غلطی کے اقرار اور اعتراف کے لیے بڑا دل اور بڑا ظرف چاہیے ہوتا ہے یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

⑥ .....ساتھی وہی ہوتا ہے جو ساتھ دیتا ہے جس کے پیچھے بھاگنا پڑے وہ ساتھ نہیں ہوتا تو ساتھ کیا دے گا۔۔۔؟

⑦ .....زندگی میں ایسا دوست شامل کرو جو آئینہ اور سایہ بن کے ساتھ رہے کیونکہ آئینہ جھوٹ نہیں بولتا اور سایہ ساتھ نہیں چھوڑتا۔

⑧ .....دنیا کی ساری چیزیں ٹھوکر لگنے سے ٹوٹ جاتی ہیں، صرف انسان ہے جو ٹھوکر لگنے کے بعد بنتا ہے۔

⑨ .....مشکلات سے لڑنا نہیں بلکہ سنبھل کر گزرنا سیکھو ورنہ آپ کی شخصیت تباہ ہو جائے گی۔

⑩ .....اسے خلوص کہو یا ہماری نادانی جو کوئی ہنس کر ملا اس سے دوستی کر لی۔

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے.....دوست واحباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

اعتماد کا ایک نام
عمرہ کیلئے بکنگ جاری ہے
AL-FIRDOUS
TRAVELS & TOURS
الفردوس ٹریولز اینڈ ٹورز
سستا ترین
عمرہ پیکج 2015
چیف ایگزیکٹیو
سیلز منیجر
محمد جواد احمد 0346-8824168 0302-9847137
حافظ محمد اقبال 0345-8735179 0307-4972188
تمام ایئر لائنز کی ٹکٹ ○ ویزہ پروسیسنگ ○ وزٹ ویزہ ○ حج وعمرہ
اور ورکنگ ویزہ کی معلومات کے لیے تشریف لائیں
برائے رابطہ
الفردوس ٹریولز اینڈ ٹورز کلب روڈ دکان نمبر 7 حاصل پور
062-2441179
alfirdoustnt@gmail.com

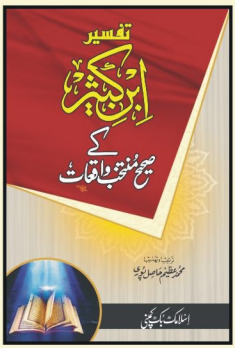

تفسیر ابن کثیرؒ کے صحیح منتخب واقعات

اس کتاب میں:

امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں جن واقعات کو بطور تفسیر بیان کیا ہے، ان میں سے صحیح صحیح کا چناؤ کر کے واعظین، خطباء اور عام قارئین کے لیے الگ سے بہترین واقعات کو جمع کیا گیا ہے، یقینا یہ کتاب تفسیر القرآن کا ہی ایک حصہ ہے جو ہر عام وخاص کے لیے مفید ہے۔ آج ہی اس کتاب کو پڑھئے، پڑھائیے اور اپنی لائبریری کی زینت بنائیے۔

ملنے کا پتہ

اسلامک بک کمپنی
امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان 041-2647308 - 0321-6607308
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0333-6607308 - 0300-8658535
e-mail: islamicbookcompany@gmail.com